اخبار نور افشان لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۱ | مطبوعہ ۲۱ مئی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ [illegible]

اضلاع بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ [illegible]

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ [illegible]

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✦

ایڈیٹوریل

اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے ہیں کوڑھی صاف ہوتے اور بہرے سنتے ہیں مردے جی اٹھتے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اور مبارک وہ ہے جو میری بابت ٹھوکر نہ کھاوے۔ (متی ۱۱-۵ و ۶) ✦

کلام العہد جدید کا یہہ فقرہ غریبوں کو خوشخبری (انجیل) سنائی جاتی ہے۔ انسانی مغرور اور خود پسند طبیعت کے مذاق کے موافق نہیں ہے۔ تو بھی **ابن اللہ** کا اعلیٰ مقصد اور اصلی مدعا یہی معلوم ہوتا کہ خوشخبری سننے کے زیادہ تر لائق اور محتاج و مستحق غریب لوگ ہیں۔ انجیلی اشاعت کے انتظام میں یہہ بھی ایک نرالی اور عجیب بات بخلاف دیگر مذاہب کے پائی جاتی۔ کہ وہ نہایت گرے ہوئے اور پست حال لوگوں کے اٹھانے۔ اور انہیں سرفرازی بخشنے کیطرف زیادہ تر مصروف و متوجہ رہا ہے۔ اس انتظام کے بانی نے شروع ہی سے اپنے بازو کا زور دکھایا اور انہیں جو اپنے دل کے خیال میں اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں پریشان کیا۔ قدرت والوں کو تخت سے گرا دیا اور غریبوں کو بلند کیا۔ بھوکوں کو اچھی چیزوں سے سیر کیا اور دولتمندوں کو خالی ہاتھ بھیجا۔ اہل دنیا نے بیشک اس انتظام کو پسند نہیں کیا۔ اور نہ ابتک اسکو پسند کرتے ہیں لیکن اسمیں جو کچھ خوبی اور عمدگی ہے اسکو وہی لوگ بخوبی جان اور پہچان سکتے ہیں جنہوں نے اس گنہگاروں اور خراجگیروں کے **دوست** کو جانا اور پہچانا ہے۔ جو آدمیوں میں بے نہایت ذلیل اور حقیر تھا اور لوگوں نے اسکی کچھ قدر نہ جانی ✦

یہی حال آجکل ہمارے دیکھنے اور سننے میں آرہا ہے۔ غریبوں میں انجیل کی اشاعت کا ہونا دنیا پرستوں کو بڑا حقیر اور ناگوار کام معلوم ہوتا ہے۔ اور یہہ نہ صرف عوام ہی کا خیال ہے بلکہ وے بھی جو اپنے کو مسیحی ٹھہراتے اور قوم و ملک کے ریفارمر ہونے میں دم مارتے ہیں۔ ایسا ہی خیال رکھتے۔ اور اپنے خیال کی تائید میں بعض انگریزوں کے اور انگریزی اخباروں کے اقوال و خیالات کو پیش کرتے ہیں ✦

ہمعصر عام جو درحقیقت پنجاب میں ایک اول درجہ کا اردو اخبار ہے۔ لیکن مسیحیت کا عادی مخالف ہے۔ ۵ مئی کے پرچہ میں بعنوان ”عیسائی مذہب“ (جسکا مختصر جواب ہم بریکٹ میں ساتھ لکھے دیتے ہیں) لکھتا ہے کہ ”پادری نیشکوٹ جو عیسائیوں کے مذہب کے بڑے امریکن لاٹ پادری ہیں“ (معلوم نہیں اخبار عام نے کس سے معلوم کیا کہ وہ لاٹ پادری ہیں) چند ہفتوں سے یہاں کے عیسائی مذہب کی ترقی کا حال دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس قلیل ہی عرصہ میں انکو معلوم ہوگیا کہ انگریز لوگ پادریوں کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ (اول تو انگریز کوئی فرشتے نہیں بلکہ ہمعصوں کی

مانند گنہگار انسان ہیں۔ اور نہ انگریزوں میں سب دیندار ہی ہیں۔ پس بیدین انگریز اگر پادریوں یا مسیحیوں کو بنظر حقارت دیکھیں تو کیا تعجب ہے۔ ہندوستانیوں کے دوست بریڈلا نہ صرف پادریوں کو بلکہ خدا کو بھی حقیر اور ناچیز سمجھتے تھے۔ اور بہت انگریز انکے ہم خیال ولایت و ہندوستان میں موجود ہیں۔ انگریزوں کی نظر میں معزز ہونیکی نہیں بلکہ حقیقی مسیحی خداوند مسیح کی نگاہ میں معزز ہونیکی آرزو رکھتے ہیں:۔ یہہ کیسی کمزور دلیل پیش کی ہے:۔) انکا ارادہ ہے کہ چند ماہ کے تجربہ کے بعد وہ یہاں کے مشن کے طریق عمل کی بابت قطعی رائے ظاہر کرینگے۔ وہ تمام کالجوں کو بند کردینگے۔ اور بجز مذہبی تعلیم کے اور کچھ نہ پڑھایا جائیگا:۔ (چند ماہ کا انکا تجربہ اُن سیکڑوں مشنریوں کے سالہا سال کے تجربہ کے مقابلہ میں فائق نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ یہہ انکے اختیار میں ہے کہ وہ تمام کالجوں کو بند کردیں:۔ مذہبی تعلیم اب بھی ہر ایک مشن کالج اور سکول میں مقدم اور لازمی رکھی گئی ہے بیشک مشنری خود اس فکر میں ہیں کہ مشن کالجوں اور سکولوں میں کل اُستاد عیسائی ہوں۔ اور جب وقت آویگا ایسا ہی ہوگا۔ مگر یہہ غیر ممکن ہے کہ بجز مذہبی تعلیم کے اور کچھ نہ پڑھایا جاوے) لاہور کا سیول و ملٹری گزٹ باوجود مسیحی ہونے کے مقر ہے۔ کہ عیسائی مذہب کو ہندوستان میں ناکامیابی ہوئی:۔ (سیول و ملٹری گزٹ نے اگر ایسا خیال کیا ہے تو دھوکہ کھایا اور اسلئے کہ ایسے ایسے اشخاص کی مداخلت بھی ممکن ہے جو مسیحیت کی حالت کو کبھی کبھی بوجہ عدم واقفیت بصحت بیان نہیں کرتے۔ یا کرنا نہیں چاہتے۔ پس انکا مقر ہونا کہ مسیحی مذہب کو ہندوستان میں ناکامیابی ہوئی۔ بمقابلہ صریح اور نمایاں کامیابی کے ہرگز مستند اور معتبر نہیں ہے۔ البتہ جیسی کامیابی ہونی چاہئے ابھی تک نہیں ہوئی۔ لیکن ہم موجودہ حالت کو دیکھکر ہرگز نہیں کہ سکتے کہ کامیابی بالکل نہیں ہوئی۔ بیشک بہت ہوئی۔ اور ہو رہی ہے اور ضرور خاطرخواہ کامیابی ہوگی:۔ کوئی ملک ایک دم سے عیسائی نہیں ہوگیا۔ جیسا یورپ و امریکہ و افریکہ وغیرہ میں ہوا ہے یہاں بھی ضرور ہوگا:۔ گھبرایئے نہیں اور ناکامیابی سمجھکر خوش نہ ہوجئے) اس مذہب کی ابتدائے کوشش میں غلطی ہوئی (کیا غلطی ہوئی؟) اگر اعلیٰ قوموں میں اسکو سب سے پہلے پھیلانیکی کوشش کی جاتی۔ تو اوّل اوّل تو ترقی محدود ہوتی مگر پھر ادنیٰ طبقہ کیطرف یہہ مذہب آسانی سے پھیل جاتا (انکا یہہ خیال اور تدبیر مسیح اور انجیلی انتظام کے خلاف۔ اور صرف دنیوی اور انسانی فطرت پر مبنی ہے۔ بہتر ہو کہ آپ انجیل اور تاریخ کلیسا کو بغور دیکھیں:۔ یہہ انجیلی قدرت ہے کہ وہ ادنیٰ قوموں کو اعلیٰ بنانی چلی آئی ہے اور ایسا ہی یہاں بھی ہوگا) پادریوں نے تعداد پوری کرنے کے لئے۔ تاکہ عوام پر زیادہ اثر اثر پڑے شروع میں ارزل و پواج قوم کو بھرنا شروع کیا:۔ اسلئے یہہ مذہب بھی بڑی قوموں میں ذلیل سمجھا جانے لگا:۔ (پادریوں کے خیال اور آپکے خیال میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ انکے نزدیک وہ لوگ جنہیں آپ ارزل و پواج سمجھتے ہیں انجیلی برکتوں کے زیادہ تر محتاج ہیں۔ لیکن اعلیٰ قومیں جنمیں آپ بھی شامل ہیں۔ اگر اسوجہہ سے کہ اُسمیں ارزل و پواج بھرتی کئے جاتے مسیحی مذہب کو ذلیل سمجھیں تو کوئی نئی بات نہیں:۔ اٹھارہ سو برس کا تجربہ ہمیں سکھلا رہا ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔ صرف اسلئے کہ "دُنیا کے بیوقوفوں کو خدا نے چن لیا تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے۔ اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تاکہ زورآوروں کو شرمندہ کرے۔ اور دنیا کے کمینوں اور حقیروں کو اور اُنکو جو شمار میں نہیں خدا نے چن لیا تاکہ انہیں جو شمار میں ہیں ناچیز کرڈالے۔ تاکہ کوئی جسم اسکے آگے فخر نہ کرسکے۔ لیکن جو فخر کرے وہ خداوند ہی پر کرے" وہ جو آپ نے چشمدید واقعہ ہائی سکول اور مشن سکول کے کرکٹ کھیلنے والے لڑکوں کا بیان کیا کہ ہائی سکول کا لڑکا عیسائی لڑکوں میں سے ایک کو جانتا تھا کہ وہ مہتر کا لڑکا ہے اسلئے اُسنے اسکے پاس نہائی پر بیٹھنے سے انکار کیا:۔ (یہہ لڑکا آپ کا ہم خیال ہوگا۔ پس کیا عجب ہے کہ اُسنے ایسا کیا۔ مگر یہہ صرف تھوڑے دن کی بات اَور ہے۔ شاید آپ نہیں پر آپ کے بعد لوگ ایسے مغرورانہ و متکبرانہ خیال والوں کو حقیر جانینگے۔ اور جو بہتر ہو خواہ برہمن۔ اگر عیسائی کے پاس بیٹھنے میں مطلق تحقیر نہ سمجھینگے:۔ جس آپکے ذرا انصاف پسند دوسرے عیسائی لڑکے کے اس کہنے پر کہ ہم میں اچھا ہے ہی کون۔ سب ایسے ہی ہیں۔ فرمایئے تعجب ہوا۔ معلوم نہیں انکے سے اسکی کیا مراد تھی؟ اگر وہ انہیں کو اچھا سمجھتا تھا جو آپکے خیال میں اچھے ہیں تو وہ بڑی غلطی میں مبتلا تھا:۔ کاش! کہ آپ اُس مغرور و خود پسند فریسی اور تائب و شکستہ دل خراجگیر کی کیفیت کو لوقا کی انجیل کے اٹھارھویں باب میں پڑھکر اپنی حالت پر غور و ذرا فکر کرتے اور خراجگیر کے ہم آواز ہوکر کہتے "اے خدا مجھ گنہگار پر رحم کر" تو ایسی باتیں ہرگز نہ لکھتے) ٭

قیصر الاخبار کرنال اُن ضعیف البیان اور محض مبالغہ آمیز باتوں کو جو بعض اسلامی اخباروں میں انگلستان اور امریکہ میں دین محمدی کی اشاعت کے بارہ میں لکھی گئی ہیں سچ جانکر۔ اپنے ضمیر کے خلاف (کیونکہ ہندو اخبار ہے) لکھتا ہے کہ "یہہ صرف ترقی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ یورپ کے تعلیم یافتہ انجیلی دین کو ایک لڑکوں کا کھیل سمجھنے لگے ہیں":۔ قیصر الاخبار کی اس تاریخی حقیقت سے محض ناعلمی معلوم ہوتی ہے۔ کہ بت پرست و وحشی اہل یورپ کو جو مثل جانوروں کے زندگی بسر کرتے تھے مسیحی دین ہی نے مہذب و تعلیم یافتہ بنادیا ہے۔ اور یہہ اسی دین حقیقی کی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ یورپ و امریکہ کے لوگ دینی اور دنیوی علمی و عقلی تمام خوبیوں میں آج کے دن اقوام دنیا سے زیادہ تر لائق و فائق پائے جاتے ہیں:۔ ہمارے ہمعصر کو مناسب نہیں کہ ایسی بے بنیاد باتیں لکھکر اپنے ناظرین کو دھوکہ میں ڈالے اور حق کو پوشیدہ کرنے اور ملک میں غلط خیال پھیلانے کے باعث عند اللہ مخذول اور عند الناس مطعون ٹھہرے:۔

البتہ ہندوستان وغیرہ ممالک میں ترقی تعلیم کا یہہ نتیجہ ظہور میں آرہا ہے کہ لوگ بُت پرستی اور ہندو مذہب کی تعلیمات کو لڑکوں کا کھیل سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور جوں جوں آفتاب صداقت کی روشنی اس ملک میں زیادہ چمکیگی تاریکی بُت پرستی کا فور ہوتی چلی جائیگی۔ یاد کیجئے کہ انجیلی دین ہی صرف تعلیم دوست ہے جسنے ہندوستان میں لاکھوں آدمیوں کو تعلیم یافتہ بنادیا اور آپ کو بھی اخبار نویسی کا حوصلہ پیدا ہوا؛۔

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

بیشک اخبار سنگھ سبھا، کا یہہ لکھنا غیر مذاہب سے قلبی حسد و رنج اور تعصب ہی کو نہیں بلکہ اسکی نادانی کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ" پادری لوگ سالہا سال سے میلہ کنبھ پر آتے تھے۔ لیکن کوئی انکا ساتھی نہ تھا۔ اِنکے سال اور ساتھی ہے۔ یعنی آریہ سماجیوں نے خیمہ جالگایا۔ افسوس ہے کہ آریہ سماجی اہل ہنود کی مخالفت میں پادریوں کے شریک ہوں"؛ ہماری دانست میں اکثر لوگ نادانی سے یا چڑانے کی غرض سے آریہ سماجیوں کو پادریوں کے شریک یا کرشان وغیرہ کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ واقف کاروں کو بخوبی معلوم ہے کہ آریہ سماجی مسیحیت کے سخت مخالف ہیں۔ اور بقدر مقدور اسکی تخریب کے درپے رہتے ہیں؛ اگرچہ یہہ انکے اختیار و قدرت سے باہر ہے کہ وہ مسیحیت کی ترقی کو روکیں۔ تاہم مسیحی لوگ یا پادری صاحبان آریہ سماجیوں کے خون کے پیاسے ہرگز نہیں جیسا کہ آریہ گزٹ ممبئی نے لکھا ہے ہماری رائے میں آریہ سماجیوں نے چند کام اہل ملک کے لئے اچھے کئے ہیں مثلاً بُت پرستی کی مخالفت و ممانعت۔ ترویج شادی بیوگان وغیرہ۔ اور اگرچہ انمیں ابھی تک بہت سی غلط تعلیمیں صحیح مانی جاتی ہیں۔ تو بھی اُمید ہے کہ وے جب اسقدر بڑھے ہیں تو آیندہ کو اور بھی ترقی کرینگے؛۔ اسمیں شک نہیں کہ یہہ تمام روشنی اُنہوں نے آفتاب صداقت ہی سے کسی نہ کسی طرح پائی ہے۔ خواہ وہ عموماً اسکے مقر نہوں لیکن اکثر انمیں سے اسکے معترف اور شکرگذار ہیں؛

مسیح کی عدیم النظیر شخصیّت

مگر شاید یہہ عجیب شخصیت ایک مطلق جعل اور بناوٹ ہو؟ لیکن یہہ خیال بھی جیسا کہ ابھی ہم نے دیکھا ہے ناجایز ہے؛ یہہ کوئی بناوٹی قصہ نہیں بلکہ تواریخ ہے؛۔ اگر یہہ جھوٹا قصہ ہوتا تو ضرور یہہ ایک بڑی طبیعت کا ایجاد ہوتا۔ لیکن بجائے اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بہت مختلف خاصیتوں کے مختلف مصنفوں سے پیش کیا گیا ہے۔ جو سب کے سب متفرق بیانات لکھتے۔ تاہم وے ایک ہی کلیت میں متفق ہوتے ہیں؛۔ علاوہ ازیں یسوع کے غریب پیرو ایسے مصنوعی قصہ کو ایجاد کرنے اور اسکو ظاہر انجام دینے کے لئے بالکل ناقابل تھے؛۔ ایسا کرنے کے لئے سکاٹ یا شکسپیر کے فہم و حکمت سے اعلیٰ تر فہم و حکمت درکار ہوتی۔ لیکن اُنمیں کوئی سکاٹ یا شکسپیر نہ تھا؛۔ روزیو کہتا ہے کہ" بہ نسبت اسکے کہ انجیلی مسیح کی مانند ایک شخص ہوا ہو۔ یہہ زیادہ تر ناقابل قیاس ہے؛۔ کہ انجیل کو گھڑنے میں کئی ایک آدمی متفق ہوئے ہوں؛۔ اسمیں سچائی کے ایسے بڑے۔ ایسے عجیب۔ ایسے بالکل بےمثل نشان ہیں۔ کہ اُس کا موجد اُسکے مذکورہ مسیح سے عجیب تر شخص ہوگا"؛ پارکر کہتا ہے کہ" جعلی نیوٹن بنانے کے لئے ایک نیوٹن درکار ہے؛۔ کون آدمی ایک یسوع کی بناوٹ کرسکتا تھا؟ کوئی نہیں۔ لیکن ایک یسوع"؛۔ جے۔ آیس مل کہتا ہے کہ" اُن باتوں کو جو یسوع سے منسوب ہیں۔ کون اُسکے شاگردوں میں سے یا اُنکے اولین نو مریدوں میں سے ایجاد کرنے یا اس زندگی اور چال چلن کو جو اناجیل میں ظاہر کیا گیا خیال کرنے کے قابل تھا؟ البتہ گلیل کے مچھوے نہیں۔ نہ مقدس پولوس۔ پھر اولین مسیحی مصنفوں کا تو کیا ذکر ہے"؛ ضرور ہے کہ جعل اور بناوٹ کے خیال کو ہم مطلق بے ثبات جان کے ترک کریں؛ لیکن اگر یہہ ایک مصنوعی قصہ نہیں ہے۔ تو مسیح کی کامل اخلاقی خاصیت اِس نتیجہ کو قبول کرنے پر ہمیں مجبور کرتی ہے۔ کہ اسکے دعوے پختہ بنیاد پر قایم تھے؛۔ وہ ضرور بالکل وہی ہوگا۔ جیسا ہونیکا اُسنے دعویٰ کیا؛۔ کوئی اور قیاس اخلاقی غیر ممکن ہے؛۔ جیسا ہونیکا اُسنے دعویٰ کیا وہ ضرور ویسا ہوگا۔ یا وہ ایسا لکا زبی ہوگا۔ کہ دنیا نے کبھی نہیں دیکھا ہاں ایک ایسا فریبی کہ جس کا اعلیٰ مقصد دنیا سے تمام فریب و ریاکاری کو دور کرنا تھا؛۔ جبکہ اُسنے جو حق ہے۔ جو ہمیشہ سچائی کی تاکید کرتا ہے۔ اور جو فروتنی کی واقعی اصل ہے۔ آسمان سے اُترنے۔ خدا کا بیٹا ہونے۔ الٰہی مقرر کیا ہوا ہونے۔ جسکے قبضہ میں آسمان و زمین کا سارا اختیار ہے ہونیکا دعویٰ کیا۔ یقیناً یا تو یہہ دعویٰ سچا ہوگا۔ ورنہ ضرور وہ ایک بڑی دیوانگی یا دھوکھا ہوگا؛۔ دیوانگی کا قیاس تو مطلق غیر ممکن ہے اور فریب کا بھی کم غیر ممکن نہیں؛۔ کیا یہہ قابل قیاس ہے۔ کہ وہ شخص جسکا اخلاقی چلن ایسا اعلیٰ تر ہے کہ ایسا دنیا نے کبھی نہیں دیکھا۔ جیسا مسیحیت کے مخالفوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ایک ایسے پکے فریب کی زندگی برابر جیتا ہو؟ کیا یہہ ممکن الفہم ہے کہ ایک فریبی نے ایسے پاک اعلیٰ اخلاق کے قاعدہ کو جیسا کہ ہم مسیح کی تعلیم میں پاتے ہیں۔ تجویز کیا اور مقرر و مشتہر کیا ہو؟؛ کیا یہہ ہوسکتا ہے کہ اُسنے ہر طرح کے سخت فریب اور ریاکاری کا استعمال کیا ہو۔ تاکہ روئے زمین سے ہر طرح کے فریب و ریاکاری اور گناہ کو ہمیشہ کے لئے دور کرے؟؛ اگر ایسا ہو تو شعاب کا لطیفہ ضرور صادق ٹھہریگا۔ اور یسوع تمام مسیحی زمانوں میں بعلزبول کی مدد سے دیوؤں کو نکالنے والا ہوا ہوگا؛۔ لیکن یہہ ہو نہیں سکتا؛۔ فطرتاً کوئی چیز اپنی اصلی خاصیت کے بالکل برخلاف عمل نہیں کرسکتی ہے۔ آگ پانی کو نہیں جما سکتی۔ نہ کشش زمین پتھر کو اٹھا سکتی۔ اور نہ کامل صداقت کا آدمی ہمیشہ فریب اور ریاکاری کی زندگی

ہی سکتا ہی ۔ درخت اپنے پھل سے جانا جاتا ہی ۔ المختصر مسیح کی کامل اخلاقی فضیلت سے یہہ ہی نتیجہ برامد ہوتا ہی ۔ کہ وہ بالکل وہی تھا جیسا اُسنے ہونے کا دعویٰ کیا +

(باقی آئندہ)

مُراسلات

ہماری تعلیم

دردا کہ لب پہ رازِ دل آیا نہ تھا ہنوز
چرچا ہمارے عشق کا نزدیک و دور تھا

مولانا المعظم جناب مولوی صفدر علی صاحب کا دوسرا مضمون در باب تعلیم عیسائیان جو کہ چرچ کونسل پنجاب میں پڑھا گیا ۔ اس وقت میز پر رکھا ہی ۔ کبھی تو اس بزرگ فنا فی القوم کا خیال گذرتا ہی کہ اس بڑھاپے میں کسقدر محنت اپنے ذمہ لے رکھی ہی ۔ گاہے اپنی بیکسی پر رونا آتا ہی ۔ ہائے ہائے ۔ ہماری حالت ہی کہ توبہ ۔ دل دھڑکتا ہی ۔ کلیجہ منہہ کو آتا ہی ۔ حالت ہماری تو مثیر ظاہر ہی تھی ۔ مگر اس مضمون نے اور بھی غضب ڈھا دیا ۔ بزرگا ؟ !!!! ع

رو رو کے ہمکو اُور رولانا ضرور تھا ؟

خیر رونا آپ رو رہے ہیں ۔ ایک انہیں سے نالایق میں ہوں ۔ اپنی حالت کا کیا بیان کروں ۔ ننگ قوم ۔ علم سے بے بہرہ ۔ نام و ناموس کا خیال نہیں ۔ اگر ہو بھی تو ع

دُنیا کا طلبگار بھی دنیا سے حذر بھی

قوم کی کیا شکایت کروں ۔ سچ پوچھئے تو قوم کے .... کی یہہ صورت ہی

شعر

بتخانے میں کیوں رہنے لگے حضرت زاہد
ایسوں کا ٹھکانا نہیں اللہ کے گھر میں

بے فکر ۔ بے پرواہ ۔ اپنی حالت میں مست ۔ دوسرے سے کچھ سروکار نہیں ۔ کوئی مرتا ہی یا جیتا ہی ۔ خیال بھی نہیں ہوگا !! سچ فرمایا ۔ وہ ہماری حالت کو کیا جانیں

شعر

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

یا خدا ہماری حالت پر تو ہی رحم فرما ۔ ایسے فنا فی القوم ہندوستان میں چند اور پیدا کر دے

شعر

گلشن میں ہرے ہوئے شجر لائے ثمر بھی
اے ابر کرم ہاں کوئی چھینٹا تو ادھر بھی

میری بیوقوفی کو معاف فرمائیے ۔ آپ کس کے آگے اپنا رونا رو رہے ہیں ۔ کون توجہ کرتا ہی ۔ جب ہم آپ ہی اپنی خبر لینا نہیں چاہتے تو بھلا کس کو پڑی ہی کہ ہماری مصیبتیں اپنے سر لے +

ایک بزرگ سے جب میں نے دریافت کیا کہ آپ کیوں نہیں اس مضمون پر توجہ فرماتے ۔ کیا معقول جواب دیا ۔ کہ سنکر زبان بند ہو گئی ۔ فرمایا کہ " تعلیم کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہی ۔ اور ہمارے اخراجات بباعث انگلش فیشن اور راہ و رسم کے ہماری آمدنیوں سے بہت بڑھ گئے ہیں پھر روپیہ کہاں سے آوے " سچ فرمایا ہی ۔ جب بزرگوں سے جنکی طرف ہماری نگاہ ہی ۔ ایسے جواب ملتے ہیں ۔ تو کمر ٹوٹ جاتی ہی ۔ دم بخود ہو کر رہجاتے ہیں ۔ اگر یہی صورت ہو ۔ تو میرے خیال میں یہی آتا ہی کہ جبتک ولایتی مشنری صاحبان اسطرف متوجہ نہ ہونگے ۔ کچھ نہ بنیگا ۔ قریب آٹھ دس برس کا عرصہ گذرتا ہی کہ ایک ولایتی مشنری صاحب سے میں نے عرض کی کہ آپ اسقدر روپیہ جو مشن سکولوں میں خرچ کرتے ہیں اگر اس کا نصف بھی عیسائی بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے واسطے خرچ کریں ۔ تو دیکھیں کہ کسقدر فایدہ ہوتا ہی ۔ جواب میں فرمایا کہ " ہمارا روپیہ عیسائیوں کے واسطے نہیں ۔ یہہ صرف غیر اقوام کی تعلیم کے واسطے ہی " یہہ جواب سنکر اپنا سا منہہ لیکر رہ گیا ۔ یہہ سوچکر کہ جن سے ہمکو بہتری و بہبودی کی اُمید ہی ۔ جب اُنسے یہہ ناامیدی کا جواب ملے ۔ تو اَوروں سے کیا اُمید ہو سکتی ہی ۔ میں نقارہ کی چوٹ کہتا ہوں ۔ کہ ابھی ہماری حالت ایسی نہیں ہی کہ ہم آپ اپنے آپ کو سنبھال سکیں ۔ جبتک ولایتی صاحبان ہاتھ نہ دینگے ۔ ہمارے کرتے دھرتے کچھ بنتا نظر نہیں آتا ۔ وجوہات سن لیجئے ۔ الف ہم تعداد میں تھوڑے ۔ ب جسقدر ہیں عموماً نان شبینہ کے محتاج ۔ ج ولایتی صاحبان کے دست نگر ۔ د جو چند سرکاری عہدہ دار بھی ہیں ۔ وہ اپنی کملی میں مست ہیں ۔ ہ سرکار کو ہمارا کچھ خیال بھی نہیں ۔ جسقدر ہندو مسلمانوں کی تعلیم کیطرف گورنمنٹ کی توجہ ہی ۔ عیسائیوں کا نام بھی نہیں ۔ و وظایف ہیں تو ہندو مسلمانوں کے لئے ۔ عیسائیوں کے لئے کہاں ۔ جاگیریں ہیں تو ہندو مسلمانوں کے واسطے مسیحیوں کیلئے کسی معبد کے ساتھ کنال زمین بھی نہ ہوگی ۔ ز ہمارے پاس اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانے کو روپیہ ہی نہیں ۔ پڑھیں کیا خاک ۔ جب ہر وقت پیٹ کی لگی رہے ۔ ح جو دو ایک غیر متمند مسیحی کسی ایک آدھ کی امداد کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں ۔ تو ایک انار سو بیمار کی مثال ہوتی ہی +

پس اب آپ فرما دیں کہ ہماری اعلیٰ تعلیم ہو تو کیونکر ہو ؟ فتامل !!! +

اب ایک اور روگ سن لیجئے ۔ ہم مسیحی جو مشن کے ملازم ہیں ۔ رسی سے بندھے ہوئے ہیں ۔ میخ کے چاروں طرف پھر سکتے ہیں ۔ آگے نہیں بڑھ سکتے ۔ یہانتک کہ آزادگی سے اپنے خیالات بھی ظاہر نہیں کر سکتے ۔ بعض تو ہم میں سے سخت مجبوری کی حالت میں ہیں

شعر

نہ تڑپنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی
گھٹ کے مرجاوں یہہ مرضی مرے صیاد کی ہی

علاوہ اسکے ملازمان مشن کی آمدنی بس اسیقدر ہی جس سے بمشکل مایحتاج پورے ہوتے ہیں ۔ تو بھلا اس صورت میں کیا کر سکتے ہیں سچ ہی کہ کچھ نہیں کر سکتے ۔ خداوند میں پیارے بزرگو آپ ہی

کریں جو کر سکتے ہو +

اے خدا تو ہی ہماری مدد کر +

مشنری صاحبان اگر ذرا بھی توجہ ادھر مبذول فرماویں تو بھلا ہو جائے۔ اسقدر مشن سکول ہیں۔ انسے کیا فایدہ ہو۔ اگر انکے بجائے دو چار بورڈنگ سکول بنائے جائیں۔ اور غریب مسیحی بچوں کو قدرے وظیفہ دیا جایا کرے۔ تو کیا کمی ہو چند برسوں میں جا بجا مسیحی تعلیم یافتہ پھرتے نظر آئینگے جب پورے طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائینگے۔ تو اسوقت اپنا بندوبست آپ ہی کرینگے۔ او خدا حافظ +

راقم

جانی نہ قدر رحمتِ حق بار سانے کچھ
ٹھہرا قصور وار اگر بے قصور تھا

سنگھ سہائے امرتسر

اور

مسلمانان بٹالہ

کلام الٰہی کا مقولہ بالکل راست ہو کہ "صداقت قوموں کو سرفراز کرتی ہو" جس قوم نے صداقت سے سر پھیرا۔ وہ جانو کہ ہو نہیں۔ ہندوستان کو تو ہمیشہ ادبار نے گھیرے ہی رکھا۔ وجہہ وہی کہ صداقت نہیں۔ یہہ ملک دوسری قوموں کا غلام رہا ہو۔ ڈنڈا تو حکومت کا اب بھی غیر اقوام ہی کا ہو۔ مگر عادل گورنمنٹ اسلئے غلامی نہیں۔ مگر آزادی۔ اور پوری آزدی۔ حصول علم کی آزادی دیکھو تو ویسی۔ مذہب کی آزادی دیکھو تو اور ہی بڑھ چڑھ کر۔ پولیٹیکل معاملات میں وہ آزادی کہ کمینے بھی رائے دینے لگ گئے۔ یہہ صرف انصاف گستر انگریزی گورنمنٹ کے طفیل ہو۔ بایں ہمہ اے ہندوستان تجھ پر افسوس۔ اے اہل ہند وائے بر حال شما۔ اب آپکی خرابی کے دن پھر آئے۔ مصیبت سر پر کھڑی ہو۔ آپ نے اس آزادی کی قدر نہ جانی۔ آزاد و عادل گورنمنٹ کے مقابلہ پر آپ نے ایک گھڑی کی گورنمنٹ کھڑی کر لی۔ وہ کونسی۔ کمبخت نیشنل کانگریس۔ جب سے اسکا وجود ہوا۔ ہندوستان ایک کونے سے دوسرے کونے تک فساد سے بھر گیا۔ ایسے ایسے فساد وشر کہ اس سے پیشتر کہیں نام بھی انکا نہ تھا۔ اس کانگریس کے ساتھ اگر اس نئے مذہبی فرقہ کو ملا دیں جو چند عرصہ سے ہندوستان میں ہو۔ تو بس سونے پر سہاگا۔ یا یوں سمجھو مثل پنجابی۔ اکّے کملی گھروں ٹریاں دے راہ۔ جب سے یہہ فرقہ ایجاد ہوا۔ اور کانگریس نے قدم رکھا۔ آئے دن دسہرہ و محرم کا فساد۔ گائے و سور کا فساد۔ حلال و حرام کا فساد۔ ہندو و مسلمان کا فساد۔ ہوشیار پور۔ رہتک وغیرہ کے مفسد یاد کرو۔ ایک دو نہیں بیسیوں +

وائے اے کانگریس۔ تیرا وجود کیوں ہوا۔ ملک زبان حال سے سر پیٹ کر تیری جان کو رو رہا ہو۔ شعر

عالم تمام تیری شرارت ہی جانتا
آتش ہو تیرے شر کی تو گھر گھر لگی ہوئی
اک میں ہی جی جلا ہوں تو کافی ہو آب تیغ
کیونکر بجھیگی آگ یہہ گھر گھر لگی ہوئی

حال ہی کا فساد بنارس دیکھ لو۔ بنارس جیسے لوگوں کو گورنمنٹ کی مخالفت کا حوصلہ ہو گیا۔ ریلوے سٹیشن اور تار گھر تک لوٹ لیا۔ اگر یہہ کانگریس کا صدقہ گورنمنٹ کو نہیں ملا۔ تو پھر بتلایئے کاہیکا۔ یہہ وہی کانگریس ہو جو ایکٹ اسلحہ کے منسوخ کروانیکی فکر میں تھی۔ جب وہ نہ ہوا تو لاٹھیوں سے گورنمنٹ کو لوٹنے لگے۔ ہم تو شروع سے اسکے مخالف رہے۔ بہتیرا اپنے اور پرائے گالی گلوچ لعنت ملامت کرتے رہے مگر۔ شعر

پتھر کا اگر کہو تو میں ہوں
فولاد جگر کہو تو میں ہوں

اسکی موافقت عقل و فکر میں نہ آئی۔ چنانچہ نور افشاں کے کالم سیاہ کے گواہ ہیں۔ کہانتک اسکا رونا رویا جاوے بیچارہ سرشتہ دار برش اسکی مخالفت کی وجہہ سے سخت نقصان اُٹھا بیٹھا۔ پر افسوس گورنمنٹ نے آجتک اصل مدعا کیطرف خیال نہ فرمایا۔ حال ہی کی ایک نظیر گورنمنٹ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ کانگریس کا بڑا معاون اخبار سنگھ سہائے امرتسر مسلمانان بٹالہ کی تخریب کے درپے ہو گیا ہو خصوصاً ہمارے شریف مزاج سلیم الطبع تحصیلدار اور منشی غلام قادر سرشتہ دار کی مخالفت میں ۲۹۔ اپریل ۱۸۹۱ء کے پرچہ کے چار کالم کو اور سیاہ کر دیئے سفید رہتے تو بہتر تھا۔ ایسی لن ترانیوں سے کیا حاصل +

ایڈیٹر صاحب میں عیسائی۔ اور یہہ ہندو و مسلمان میرا انکا نہ مذہب کا نہ قوم کا علاقہ۔ مگر ثالث ہو کر جواب سنگھ سہائے ذیل کی سطور لکھتا ہوں۔ جہانتک مجھے واقفیت ہو اُس سے زیادہ ایک حرف لکھنا نہیں چاہتا +

قولہ۔ بٹالہ میں تمام ذمہ واری کے عہدے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہیں +

اقول۔ ہو ویں۔ یہہ مسلمانوں کا قصور نہیں۔ انکی وجہہ سے کسی طرح کا فساد و جھگڑا نہیں۔ چونکہ وہاں ہنود کی آبادی بقول سنگھ سہائے زیادہ ہو۔ لہذا یہہ بہت بہتر ہو کہ وہاں مسلمان عہدہ دار زیادہ ہوں۔ تاکہ ہندؤں کو بنارس جیسی بغاوت سے باز رکھیں۔ ظلم سے نہیں مگر انصاف سے +

قولہ۔ غلام قادر سرشتہ دار تحصیلداری کی بابت ایک دفعہ تبدیلی کا حکم بھی ہوا تھا۔ اُسنے بڑے زور سے اس حکم کو ملتوی کرایا +

اقول۔ مسلمان ہونے کی وجہہ سے نہیں۔ مگر اپنی لیاقت سے۔ وہ شخص تو لیاقت کا پتلا ہو۔ درحقیقت بٹالہ جیسے شہر کے وہ لایق ہو۔ حکم کا ملتوی کروانا اُسکے اختیار میں نہ تھا۔ اُسکی ضرورت وہاں دیکھی گئی۔ اور بس +

قولہ۔ شاید منشی غلام قادر کی مبلغ ۔۔۔ روپیہ ماہواری تنخواہ ہو۔ اور خرچ اس سے زیادہ +

اقول۔ اگر کوئی ہندو سررشتہ دار ہوتا۔ تو اسکا بھی ضرور یہی حال ہوتا۔ جہاں جہاں ہندو سررشتہ دار ہیں۔ انکو بھی دیکھو۔ پھر رائے قایم کرو۔ ایک اس بیچارہ کے پیچھے کیوں پڑ گئے۔ کیا اس وجہ سے کہ وہ نیشنل کانگریس میں ڈیلیگیٹ ہوکر کبھی نہیں گیا۔ سچ ہے کہ یہی اس بیچارہ کا گناہ ہے۔ ایجوکیشنل کانگریس میں تو وہ ہر سال شریک ہوا کیا۔ مگر نیشنل کانگریس سے کوئی علاقہ نہ رکھا +

قولہ۔ یہہ کہنا ٹھیک ہے کہ تحصیلدار ایک مشین ہے جو غلام قادر کے چلانے پر چلتی ہے +

اقول۔ اگر سنگہ سہائے ایک ہی آنکھ سے ہندو مسلمانوں کو دیکھتا۔ تو واقعات کے خلاف ایسی رائے قایم نہ کرتا۔ میں عیسائی ہوکر سچائی سے کہتا ہوں کہ حال کے تحصیلدار صاحب بڑی خوبی کے آدمی ہیں۔ طبیعت میں تعصب نام کو نہیں۔ میرا اکثر انسے ملاقات کا اتفاق ہوا ہے۔ انصاف پسند اور صوفی مسلمان پایا۔ ایک کوڑی تک رشوت کی حرام سمجھتے ہیں۔ رشوت خور کو تو نزدیک نہیں پھٹکنے دیتے۔ مشین کی آپ نے ایک ہی کہی۔ انکی عادت ہے کہ جب تک خود ہی کسی مقدمہ پر دماغ خالی نہیں کرلیتے۔ کوئی فیصلہ نہیں دیتے۔ گواہوں کے اظہار۔ اور تمام فیصلجات اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں۔ یہہ تو میرا چشم دید تجربہ ہے۔ پھر ایسا بیہودہ خیال ایسے آدمی کی نسبت پکانا۔ کانگریسی بیہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔ ایک دفعہ ایک چوری کے مقدمہ میں پولیس نے ایک عیسائی کو گرفتار کیا چوری بھی ایک چھوٹی سی لکڑی کی نسبت تھی۔ میں نے تحصیلدار صاحب اور سررشتہ دار صاحب کے آگے بہتیرا سر پٹکا کہ یہہ مقدمہ جھوٹا ہے۔ صرف عداوت سے ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ گواہ لاؤ۔ میں نے کہا کہ گواہ کوئی نہیں۔ مدعی کے جھوٹے گواہ بہت تھے۔ آخر گواہوں کی شہادت پر انہوں نے فیصلہ دیا۔ عیسائی کو سزا دی۔ مجھے اسوقت سے پورا یقین ہوگیا۔ کہ تحصیلدار صاحب بڑے قانون کے پابند اور انصاف پسند ہیں۔ یہہ صریح بہتان ہے۔ کہ وہ سررشتہ دار کی مشین ہیں۔ ایسا تحصیلدار تو بٹالہ کو کبھی نصیب نہ ہوا ہوگا۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہندو تحصیلدار ہو۔ تو غریب مسلمان رعایا کا خوب خون چوسا جائے۔ اور یہہ بنئے دھوتی پرشاد خوب موٹے ہوں اور وقت پر گورنمنٹ کے مقابلہ کے لئے تیار۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

اگر ضرورت ہوئی تو میں آپکو کسی وقت مفصل حالات بٹالہ کے سناؤنگا۔ اور تحصیلدار کی بیدار مغزی کی بہت مثالیں پیش کرونگا سنگھ سہائے کی صرف جلن ہے۔ اخبار نویس کا کام ہے۔ کہ ایک ہی آنکھ سے سب کو دیکھے۔ تعجب ہے کہ ایک آنکھ والے ہوکر ایسی متعصبانہ اور خود غرضانہ تحریریں شایع کرکے شریف عہدہ داروں کو بدنام کرتے ہیں۔ سانڈ اور بکروالوں کے مقدمات جو آپ نے نظیراً پیش کئے ہیں۔ سچ پوچھو تو وہی آپکے دعووں کو رد کرتے ہیں۔ درحقیقت انمیں پورا انصاف ہوا ہاں اسقدر ضرور ہے کہ سانڈ کے عوض (جو خیر کا بھلا ہے مر نہیں گیا) آدمی کو پھانسی پر نہیں چڑھا دیا۔ یہہ سچ بات ہے کہ اگر فساد بھی کسیطرح ہو جاوے۔ تو بانی اسکا سنگھ سہائے اور مفسد ہندو ہونگے۔ جو ہر جگہہ آجکل سر اٹھائے ہوئے ہیں +

راقم ایک مسیحی

جناب ایڈیٹر صاحب:-

تسلیم:۔ اخبار مورخہ ۷ مئی ۱۸۹۱ء کے صفحہ نمبر ۵ پر مولوی الہ دتا واعظ قرانی کا مفصل حال درج ہوچکا ہے۔ اب تاریخ ۹ مئی ۱۸۹۱ء کا واقعہ اور سنئے۔ کہ اول تو مولوی کی طرف سے ایک خدا بخش نامے ملاں میرے انجیل سنانے کے موقعہ پر آیا۔ اور بشدت وشامد ہی شروع کی۔ اور لوگوں کو ہٹا دیا:۔ جب دیکھا کہ کچھ شنائی و پرواہ راقم کیطرف سے نہیں ہوتی۔ تو خود مولوی الہ دتا جو قرآن ہاتھ میں لئے ہوئے تھے کہنے لگے کہ بھونکتے بھونکتے وغیرہ وغیرہ:۔ اسپر راقم نے مولوی کو کہا کہ کیا یہہ قرآن میں لکھا ہے کہ عیسائیوں کو گالیاں دو؟ :۔ اسکے جواب میں زور سے ایک ڈنڈا مولوی نے راقم کے سر پر مارا جو میرے ڈنڈے پر لگ کر ٹوٹ گیا۔ اور مولوی مذکور خود۔ جو کرسی کے اوپر کھڑے ہوئے تھے۔ نیچے آرہے۔ اور تمام سر و پگڑی و قرآن باغیچہ کی کیچڑ میں لتھڑ گئے:۔ اسپر مولوی نے کفایت نہ کی۔ بلکہ اٹھکر لوگوں کو کہا کہ مارو۔ مارو:۔ چنانچہ ساٹھ ستر محمدی مجھ اکیلے* پر حملہ آور ہوئے۔ اور میں بھاگ کر کوتوالی میں گیا۔ اور منشی امیر بخش ڈپٹی انسپکٹر کو موقعہ دکھلایا:۔ چنانچہ ڈنڈہ شکستہ از ان مولوی برآمد ہوا:۔ اب مولوی صاحب لوگوں کو قرآن کیچڑ سے لتھڑا ہوا دکھا دکھا کر انجھاتے پھرتے ہیں +

ذرا ناظرین انصاف کریں۔ کہ مولوی صاحب اگر پہلے چوکی پر سے ڈنڈے کا وار نہ کرتے۔ تو کیوں مولوی صاحب کا ڈنڈا ٹوٹتا۔ اور سر و قرآن کیچڑ میں لتھڑتے؟:۔ چونکہ در اثنا تحقیقات ڈاکٹر جیوکس صاحب بھی مطلع ہوکر آ گئے تھے اور تیرہ کس گواہان راقم چشم دید موجود ہیں۔ اب بھی اگر گورنمنٹ حفظ امن کا بندوبست نہ کرے تو یہہ مولوی معلوم نہیں کیا کریگا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و کپتان صاحب بہادر پولیس کو بھی اطلاع ہوچکی ہے۔ لیکن ہم مسیحیوں کی حقیقی سرکار بڑی اقتدار والی ہے۔ اے خداوند کب تک تو ہمارا انصاف نہ کریگا +

راقم
مہر عالم مسیحی
از ڈیرہ غازیخان

---

* نوٹ۔ خدا میرے ساتھ ہے۔

انتخاب اخبار

پٹیالہ اخبار ناقل ہے کہ مسٹر وار برٹن کے مقدمہ میں جو اپیل سردار دیال سنگھ پروپرائٹر ٹریبیون نے چیف کورٹ میں کیا۔ وہ چیف کورٹ سے نامنظور ہوا۔ اور ڈویژنل جج کا فیصلہ بحال رہا۔ اور رائے دی کہ الزام فروخت اخبار کا جسمیں ازالہ حیثیت عرفی کے آرٹیکل تھے ثابت ہوا۔ اور سزا بہت زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ ماخوذ بڑے درجے کا آدمی ہے اور لائبل سخت ہوئی ہے۔

اس فیصلہ سے پرائیویٹ الزامات کے متعلق مقدمہ ختم ہوا۔ پبلک الزامات کی نسبت اگر مسٹر واربرٹن چاہیں تو مقدمہ دایر کر سکتے ہیں۔

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہے کہ اس معاملہ کی نسبت ابتداء سے وقتاً بوقت ہم بھی کچھ کچھ لکھتے رہے۔ اور ہمیں کامل یقین تھا کہ مسٹر واربرٹن فتحمند نکلینگے اور دشمن ہاتھ ملتے رہ جائینگے۔ ہم نے انکے عہد کو نہیں دیکھا مگر لودیانہ کے ہر کس و ناکس سے (کیونکہ آپ قریب ۱۱ برس تک یہاں رہ گئے ہیں) انکے حسن انتظام اور عدالت و رحم دلی کا تذکرہ سنا۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا۔ کہ وہ شریروں کو سزا اور نیکوں کو جزا دینے والے حاکم تھے۔

امرتسر کی بدنصیبی تھی کہ وہ سیالکوٹ کو تبدیل ہو گئے۔ ہماری سمجھ میں وہ جہاں کہیں رہیں انکی نیک نیتی اور حسن انتظامی سے واں کے لوگ خوش رہینگے۔ اور وہ یہہ سمجھکر جہاں گورنمنٹ پنجاب انہیں مامور فرماوے۔ نہ صرف پنجاب میں بلکہ جہاں انکی خدمت کی ضرورت ہو اپنے فرائض منصب کو نیک انجام دینگے۔ اگر رامپور کے مقتول جنرل عظیم الدین خان کے قاتلوں کی سراغرسانی اور حقیقی مجرم کا پتہ لگانے میں جنکی گرفتاری کیلئے ریاست و گورنمنٹ سے مشمولہ پندرہ ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہوا ہے۔ صاحب موصوف کو سرکار مامور فرماتی تو یقین واثق تھا کہ اب تک بہت کچھ کامیابی حاصل ہو گئی ہوتی۔ کیونکہ ایسے مقدمات میں معاملہ کی تہہ کو پہنچ جانے اور ملزموں کی قیافہ شناسی میں آپ کو بڑا تجربہ اور ملکہ حاصل ہے۔ امرتسر کے اخبار پنجاب کی یہہ رائے قابل تائید ہے کہ "پنجاب کے مشہور اور نامور پولیس افسر مسٹر جان پال واربرٹن صاحب بہادر کی خدمات کو اس تحقیقات میں شامل کیا جائے تو یقیناً واقعہ کا سراغ نکل آئیگا۔"

ہمعصر پنجاب ناقل ہے کہ دہلی میں میلہ چھڑیاں غازی میاں جو ہمیشہ سے جامع مسجد کے نیچے ہوا کرتا تھا۔ اب کے رمضان میں ہوا۔ جامع مسجد کے امام نے پولیس میں درخواست دی کہ رات کے نو دس بجے تک مسجد میں تراویح ہوتی ہیں۔ اور یہہ لوگ میلہ میں گاتے بجاتے ہیں۔ ہماری عبادت میں خلل کرتے ہیں۔ انکو نماز کے وقت دو گھنٹوں کے لئے روکا جاوے۔ پولیس نے میلہ والوں کو منع کیا مگر انہوں نے حکم کے ماننے سے انکار کیا جسپر ڈپٹی کمشنر صاحب کو اطلاع دی گئی۔ صاحب موصوف نے حکم دیا کہ میلہ قطعی بند کیا جاوے۔ چنانچہ فوراً پولیس نے میلہ والوں کے ڈیرے خیمے اکھاڑ پھینکے۔

کانپور گزٹ لکھتا ہے کہ ۱۲ مئی کو لالہ شیو پرشاد وکیل ساکن نواب گنج (کانپور) حسب معمول کچہری آئے اور ڈپٹی سید محمد صاحب کے اجلاس میں ایک مقدمہ میں بحث کرتے رہے شام کو جب وہ گھر واپس گئے تو معلوم ہوا کہ انکی بی بی کو کسی نے قتل کر ڈالا ہے۔ قاتل کا پتہ نہیں لگا۔ وکیل صاحب ہندو رسم کے موافق کریا کرم کرکے داغ دینے کے لئے لاش کو مرگھٹ پر لیگئے مگر یہہ غلطی کی کہ پولیس کو اطلاع نہ دی۔ پولیس کو بھی کسی نے خبر کر دی۔ اور قبل اسکے کہ لاش جلائی جاوے۔ پولیس پہنچ گئی اور لاش کو گرفتار کر لیا۔ خیر قاتل تو سزا پائیگا۔ مگر افسوس یہہ ہے کہ لالہ شیو پرشاد بھی غایب ہیں۔ لوگوں کا بیان ہے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ پولیس آ گئی۔ اور اب تحقیقات ہوگی عورتوں مردوں کی خرابی ہوگی۔ تو وہ کوئی بہانہ کرکے کسیقدر چلدیئے۔ گنگا کنارے انکا لوٹہ اور جوتہ پایا گیا ہے۔ شبہ یہہ ہے کہ وہ ڈوب مرے۔ مگر پولیس نے نہ انکی کوئی تلاش کی اور نہ گنگا میں انکی لاش ڈھونڈھی ہے۔ مسٹر رڈ مجسٹریٹ نے اس واقعہ پر بہت افسوس ظاہر کیا۔ اور پولیس کو ملامت کی ہے۔

لاہور ریلوے کے ورکشاپ میں قلیوں نے اضافہ اجرت کیواسطے کام بند کر دیا۔ کہ گرانی نرخ غلہ کی وجہ سے پچھلی شرح اجرت پر ہمارا گذارہ نہیں چل سکتا۔ تحصیلدار لاہور کی معرفت قلی طلب کئے گئے۔ انہوں نے بمشکل ناواقف قلی پانچ آنہ یومیہ اجرت پر بہم پہنچا کے بھیجے۔ یہہ بھی شرط تھی کہ ان مزدوروں کی اجرت روزانہ دیدی جایا کریگی یہہ قلی علاوہ ناواقفیت کام کے کمزور بھی تھے۔ لاچار وہی پہلے مزدور بلانے پڑے۔ اور انکی تنخواہ میں ایک روپیہ ماہوار اضافہ کرنا پڑا۔ آفتاب پنجاب لکھتے ہیں کہ تعلیم یافتہ اور تعلیم کے شیدائیوں اور مڈل پچی بھائیوں کو مزدوروں کی حالت سے اپنی حالت کو مقابلہ کرکے دیکھنا چاہیے کہ۔ مڈل پاس یافتہ اچھے یا ٹوکری اٹھانیوالے مزدور۔ کوئی منشی یا کلرک بھی تو اتنا ناز کرکے دکھائے کہ یا تو میری تنخواہ میں اضافہ کرو۔ ورنہ میں نوکری چھوڑ دونگا۔

بنارس کا رفیع الاخبار لکھتا ہے کہ اگر امریکہ میں دین اسلام پھیلنے کی خبر صحیح ہو جائے تو دیسی اخباروں کو لڑنے جھگڑنے کا موقع ملے۔ کوئی کہے کہ انکی ہدایت کے لئے کسی عالم کے واں بھیجنے کی ضرورت نہیں اور کوئی لکھے کہ علی گڈھ کے مدرسہ کو چھوڑ کر مال و زر سے غیر ملکیوں کی مدد اور ہمدردی کرنا گناہ کبیرہ ہے وغیرہ (نور افشاں) دیسی اخباروں کو بے بنیاد باتیں گھڑنے اور لڑنے جھگڑنے کے سوا کام ہی کیا ہے۔

وہی اخبار لکھتا ہے کہ شہر بنارس میں ہر چہار طرف بلوہ ہونے پر افسوس اور ندامت چھائی ہوئی ہے۔ حکام ضلع نے بڑی رحم مزاجی انکو ظاہر کی جو بیگناہ گرفتار

ہو گئے تھے۔ اور انکو نہ تو پولیس نے شناخت کیا اور نہ سیتارام وغیرہ نے۔ یہہ لوگ جنکی تعداد دو سو سے زیادہ تھی جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ گو یا لداس وغیرہ چار پانچ اہل مقدمہ جو ابھی بلوائیوں میں گرفتار ہوئے ہیں۔ انکی نسبت سنا گیا ہو کہ بار شہر ہائے جائینگے +

امیر عبدالرحمن خان صاحب نے جو سکہ اپنی عملداری میں جاری کیا ہو۔ اسکے ایک طرف تو یہہ منقوش ہو کہ "امیر عبدالرحمن" اور دوسری طرف "مسجد" اسپر ہمعصر وکٹوریہ پیپر نے یہہ نتیجہ نکالا ہو کہ امیر صاحب گو طالب زر ہیں۔ لیکن وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنی خالق کی عبادت کریں +

دوست ہند بھیرہ لکھتے ہیں۔ کیا یہہ قیاس نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے طمع زر کے ہی سبب ایسا کیا ہو۔ کیونکہ وہاں کی کل رعایا عموماً مسلمان ہو۔ کہ مسجد دیکھکر مسلمان لوگ زیادہ خراج دینگے۔ اور خزانہ میں ترقی ہوگی۔ یا یہہ سمجھکر کہ امیر صاحب کوئی مسجد بنوانا چاہتے ہیں اور اسی سبب زیادہ دینگے۔

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں

ایں خیال ست و محال ست و جنوں

نتیجہ صاف ظاہر ہو +

بقول دوست ہند بھیرہ۔ جنرل اعظم الدین خان انجہانی کے قاتلوں کا ابتک پتہ نہ لگا۔ ہر چند مسٹر کینڈل نے سرگرمی سے تحقیقات کی اور پتہ لگانیوالے کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کا انعام مشتہر کیا گیا۔ اسپر بھی کسی طرح اور جرمن نہ دوڑی جو کچھ سراغ لگاتا۔ بظاہر اسکا پتہ لگنا قریب قریب محال کے معلوم ہوتا ہو۔ قرینہ سے دریافت ہوتا ہو کہ اندرونی طور پر ریاست کے بہت لوگ ان اسرار سے واقف ہیں۔ جیسا کہ وہاں کی خبروں سے معلوم ہوا کہ گولی چلانیوالوں کی ایک جماعت کثیر تھی۔ اور نیز وہ گولیاں جو جنرل صاحب کے جسم سے نکالی گئیں وہاں کے فوجی کارتوس کی گولی تھی جنکی پوری شناخت کی گئی۔ اسسے کیا شبہ ہوتا ہو؟ +

مدراس کے ایک یوریپین جنٹلمین پر اسی روپیہ جرمانہ اس جرم پر ہوا کہ انہوں نے ایک پارسی جنٹلمین کو ایک ریلوے سٹیشن پر سیکنڈ کلاس میں سوار ہونے سے روک کر اسکی ہجر تنی کی تھی۔ صاحب بہادر نے یہہ حرکت پارسی جنٹلمین کو کالا سمجھکر کی ہوگی انکو شاید یہہ خیال نہیں رہا کہ قانون کی آنکھ میں گورے اور کالے برابر ہیں +

اخبار ہیدن ومنس فرائنڈ ناقل ہو کہ مقام جفنا (سیلون) میں مسیحی عورتوں کا دستور ہو کہ ہر روز جب اپنے خاندان کے خرچ کے لئے اناج نکالتی ہیں۔ تو پکانے سے پہلے دو مٹھی اناج نکال لیتیں اور ایک تھیلی میں ڈالدیا کرتی ہیں جو دیوار میں ٹنگی رہتی ہو۔ یہہ اناج وہ خداوند کے کام کے لئے جمع کرتی ہیں۔ ان بہنوں کا طریقہ غور اور عمل کرنے کے لائق ہو۔ تھوڑا تھوڑا جمع کرنے سے بہت ہو جاتا ہو + مخزن

پرولیا (چھوٹے ناگپور) کے کوڑھی خانہ میں ۲۶ کوڑھیوں نے اصطباغ پایا۔ دو برس کے عرصہ میں جب سے کوڑھی خانہ قایم کیا گیا ایک سو اٹھارہ کوڑھی مصطبغ ہوئے اگرچہ اس قسم کے کام کو غیر قومیں بنظر حقارت دیکھتی ہیں۔ جیسا کہ ایک اخبار نے لکھا بھی تھا۔ مگر خداوند کی نظر میں کوڑھیوں کی جانیں بھی ویسی ہی بیش قیمت ہیں جیسی چنگے بھلوں کی مسیح بھی کے لئے ضرور ہو +

مہر نیمروز کا نامہ نگار سہارنپور کی عجیب چوریوں کی کیفیت یوں لکھتا ہو کہ "مشن اسکول مڈل کلاس کے ایک طالب علم کی آیا آ بیچے دن کے قریباً پانسو روپیہ کی مالیت چوری ہوئی طالب علم مذکور شہر ہی میں کسی رشتہ دار کے پاس اپنا مکان مقفل کر کے گیا تھا پیچھے سے چند عیاروں نے کسی ترکیب سے کل تالے کھولکر خاص اسباب کی کوٹھڑی میں جا پہنچے جہاں ایک صندوق کا تالا کھولا اسمیں سے ایک صندوقچہ نکلا اسکو بھی کھولکر کچھ اشرفیاں اور روپئے نقد لئے۔ پھر کچھ اسباب ایک دوشالہ کچھ ریشمی ململ کے تھان ایک جیبی گھڑی کچھ سچا گوٹا وغیرہ اپنے قبضہ میں کر کے اس صندوقچہ کو اسیطرح کھلا صندوق میں رکھکر قفل لگا یا پھر کوٹھے کا تالا بند کیا۔ غرض یہہ کہ جیسے جیسے تالے کھولکر وہانتک پہنچے تھے پھر بدستور بند کرتے چلے آئے یہانتک کہ باہر کا قفل بھی لگا کر رفوچکر ہو گئے طرفہ یہہ کہ ... کا بڑا دروازہ لب سڑک ہو۔ اب محلہ کے چند نوجوان لڑکے ... ہیں اور اقبال بھی کرتے ہیں مگر مال ضایع کر بیٹھے ہیں اور ... ایک دوسرے پر الزام ہو۔ ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا +

گورنمنٹ ہند نے اس مضمون کا قطعی حکم جاری کیا ہو کہ منی پور میں جو کسی قسم کی شئے قبیل انشا پردازی ... کی دستیاب ہو فوج محفوظ رکھے کیونکہ مشہور ہو کہ اس شہر میں ... مقام پر نہایت قیمتی پرانا کتب خانہ ہو یہہ نظیر دلچسپی کی ہو ... مندر جو ایوان کی دیواروں کے اندر تھا اور آگ سے بچگیا ... جو ریجنٹ کے بھاگنے کے بعد لگائی گئی تھی۔ اسمیں کتب خانہ کا موجود ہونا بیان کیا گیا ہو۔ بعد ازیں کھولا جائیگا +

اودھ اخبار بحوالہ ڈیلی نیوز لکھتا ہو کہ ہر چند ... کچھ بیان کیا جاتا ہو مگر بہ اکثر وجوہ یقین کامل ہو کہ موجودہ حالت کابل کی ہماری جانب دوستانہ نہیں ہو اور یہہ ... صرف خیالی نہیں ہو کہ کابل پر جلد تر چڑھائی کی تیاری ہو ... اسی بات کا چرچا سرکاری افسروں میں ہو اور میرٹھ سے ایک شخص نے لکھا کہ کابل سے جنگ ہونے یا نہ ہونے کے مسئلہ پر ... پہلے سے بحث ہو رہی ہو ان باتوں سے اتنا ہی معلوم ہوا کہ ... ہونے والی ہو۔ کابل وغیرہ کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں ... کاروان آتے ہیں انکا یہی قول ہو کہ ہمارا خیر خواہ ... دوست گورنمنٹ کی خواہشوں کو خاموشی سے منظور نہ کریگا ... یہہ بات بھی صاف ظاہر ہو کہ وہ مقابلہ کے لئے کیسی جنگی تیاری ... کرتا ہو۔ اور ادھر ہماری فوج سرحد پر جمع ہو رہی ہو +

گذشتہ ہفتہ کی ڈاک میں ڈیلی کرانیکل اخبار ... یہہ بیان کہ لارڈ ڈینسڈون نے سکرٹری اسٹیٹ سے ... تندرستی مستعفی ہونیکا ارادہ ظاہر فرمایا ہو کوئی جدید ...

نہیں ہو۔ لیکن گذشتہ چھ ماہ کے اندر اس روایت کی بیہودگی مستند طور پر تردید ہو چکی ہو ✢ اودھ

اخبار عام بحوالہ ایک اخبار کے لکھتا ہو کہ جس روز سے ڈزائس نے جرمن سے زک کھائی ہو۔ اسدن سے وہ کسر نکالنے کی فکر میں ہو۔ اور اس بیس برس کے عرصہ میں جو تعجب انگیز ترقی کی ہو اس سے کچھ بعید نہیں ہو کہ عنقریب چھیڑ چھاڑ شروع ہو جائے لیکن یورپ کے تمام جسم میں سوداوی مادہ اس کثرت کے ساتھ جمع ہو گیا ہو کہ کسی جگہہ اگر پھنسی بھی نکل آئی تو سارا بدن پھوڑا سمجھے اور یہی وجہہ ہو کہ بڑے بڑے پولیٹیکل ڈاکٹر ہر وقت اصلاح مزاج میں سرگرم رہتے ہیں ✢

یہہ امر قابل تسکین ہو کہ خود کلکتہ کی بہ نسبت مشرقی بنگال میں زیادہ تر فایدہ تعلیم نسوان سے ہو مثلاً چالیس بنگالی لیڈیوں نے جو میمن سنگھ کی باشندہ ہیں عرضداشت لکھہ کر وایسرائے کے حضور میں بتائید قانون عمر رضامندی ارسال کی ہو۔ انمیں سے پچیس ہندو دو مسلمان لمات عیسائی اور دس برہمو ہیں ✢

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

انگلستان کے ایٹن کالج کی ۴۵۰ ویں سالگرہ کا دھوم دھامی جلسہ ہوگا۔ یہہ قومی کالج ہنری بادشاہ ششم انگلستان نے جاری کیا تھا۔ اب اسکی نوین جوبلی ہوگی ✢

روسی اخباروں کو تاکید کی گئی ہو کہ فوجی تیاریوں اور نقل و حرکت کی کوئی خبر نہ لکھیں۔ جسکا مطلب یہہ ہو کہ دوسروں کو معلوم نہ ہو کہ کیا ہو رہا ہو ✢

شہنشاہ جرمنی نے گھوڑدوڑ کی قماربازی کے خلاف میں رائے ظاہر کی اور دریافت کیا ہو کہ حال کی گھوڑدوڑوں میں کون سرکاری افسر شامل تھے۔ کاش! برٹش گورنمنٹ بھی اس جہذب قماربازی کے انسداد پر متوجہ ہوتی ✢

روس میں ایک شخص زار کو قتل کرنیکی کوشش میں پکڑا گیا ہو۔ ایک بھری ہوئی بندوق اور بہت سا زہر ہلاہل اسکے پاس سے برآمد ہوا ہو ✢

نیولنڈن (امریکہ) میں ایک طوطا ۱۱۸ برس کا ہو کے مرا۔ اسکی عمر احتیاط سے دریافت کی گئی۔ بڑی دھوم دھام سے دفنایا گیا۔ طوطوں کی عمر بڑی ہوتی ہو ✢

شاہ ایران نے شہزادہ دولت گورنر خراسان کو موقوف کر دیا۔ وجہہ موقوفی یہہ بتلائی جاتی ہو کہ روسی حکام انکو نہیں چاہتے تھے۔ شیراز کے گورنر انکی جگہہ بھیجے گئے ✢

امیر کابل تجویز کر رہے ہیں کہ پولیٹیکل مجرموں کیواسطے ایسا کوئی مقام مقرر کیا جائے جیسا کہ ایشیائے روس میں سائبیریا ہو۔ امیر صاحب کو خوب سوجھی ✢

جزیرہ لنکا میں جو سات مصری پاشا قید تھے انمیں سے عبدالحلیمی پاشا مر گئے۔ یہہ عربی پاشا کی فوج کے کمانڈر تھے جبکہ سرکاری فوج نے عربی کی فوج کو تل الکبیر میں شکست دی تھی ✢

سرحد کوہ سیاہ پر مفسد قوموں نے اطاعت کی معافی مانگی۔ کام فتح ہوا۔ امید ہو کہ حکام فاتح ان مفسد قوموں کا اب کی دفعہ ایسا انتظام کرینگے کہ پھر سر نہ اٹھا دیں ✢

حضور وایسرائے کے مستعفی ہونیکی افواہ پھر گرم ہو رہی ہو۔ کہتے ہیں کہ لارڈ لارنس صاحب کے بعد کوئی وایسرائے نہیں آیا جو پوری میعاد حکومت بھگت چکا ہو ✢

پائونیر لکھتا ہو کہ جھار کے قریب جن عمر قیدیوں میں سے آٹھ قیدی چلتی ہوئی ریل گاڑی میں سے کود کر بھاگ گئے تھے۔ انمیں سے چھ تو پکڑے گئے۔ مگر کلکتہ کے قریب پہنچکر انہیں قیدیوں میں سے ۱۲ پھر بھاگ گئے تھے۔ اُن کا پتہ نہیں ✢

ہمعصر عام لکھتا ہو کہ قانون رضامندی عمر کے خلاف ولایت کو نیابت بھیجنے کا خیال مدہم ہو۔ اگر نیابت بھیجی بھی جاتی تو بجز باربرداری مصارف اور ناکامی کے کچھ حاصل نہ ہوتا ✢

سر جیمس جانسٹن سابق رزیڈنٹ منی پور کی ایک اور چٹھی لنڈن ٹیمس میں شایع ہوئی۔ وہ زور رساتے ہیں کہ منی پور ملحق نہ ہو۔ بلکہ سور چندر اسنگھہ یا انکا لڑکا گدی نشین ہو اور ایک زبردست پولیٹیکل رزیڈنٹ وہاں رکھا جائے۔ اور برائے نام ریاست کو گورنمنٹ اپنی اتالیقی میں رکھے ✢

اضلاع مدراس کی سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا کہ جنگل پٹ میں ۵۲۰۰ آدمی قحط کے کاموں پر ہیں۔ اور شمالی ارکاٹ میں ۵۱۱۹۔ اور نشاولی میں ۴۰۱۰۔ اور جنوبی ارکاٹ میں ۹۲۹۔ آدمیوں کو سرکار سے کھانا ملتا ہو ✢

مدراس یونیورسٹی کا رجسٹرار اول اگست کو پانچ برس کے واسطے منتخب ہوگا۔ چھ سو روپیہ ماہوار مشاہرہ ملیگا ساٹھہ سو تک پچاس روپیہ سالانہ ترقی دیجایگی ✢

ایک ہمعصر بیان کرتا ہو کہ ایک یورپین جو حال میں مدراس کو گیا تھا منجملہ دیگر حالات دلچسپ کے کہتا ہو کہ اسکا دربان اور دودھہ دھنیوالا دونوں بی اے پاس شدہ تھے۔ ایسی حالت میں مدراسی اعلیٰ تعلیم کو لغو تصور کریں تو کیا عجب ہو ✢

مسٹر کونٹن کے منی پور میں قتل ہونیکی نسبت جابجا ماتمی جلسے ہوے۔ لکھنؤ میں بھی سنا ہو کہ ایک بڑے جلسہ میں اظہار ماتم و ہمدردی کیا گیا ✢

ٹراونکور کی ہائیکورٹ نے نوجوان مجرموں کے شمار میں ایک عجیب بیشی معلوم کی ہو۔ یعنی ۱۶ برس سے کم عمر کے شخص سال بھر میں ۱۰۶۵ مجرم قرار دیئے گئے تھے۔ اتنے پہلے کسی برس میں نہیں تھے ✢

منی پور میں رعایا سے ہتھیار چھین رہے ہیں اور جیب بٹھائے جاتے ہیں۔ سیناپتی کا ہنوز پتہ نہیں۔ ریجنٹ صاحب پکڑے گئے ہیں ✢

ایک لمبی چوڑی عرضی جسپر ہزاروں آدمی کے دستخط ہیں گورنمنٹ کی خدمت میں اس غرض سے پیش کی گئی

ہو کر ممالک مغربی و شمالی کے تیرتھوں کے بنڈے جاتریوں کو نہ ستایا کریں۔ راجپوتانہ گزٹ دعا کرتا ہو کہ گورنمنٹ اجمیر کے خدام اور پشکر کے بنڈوں پر بھی نظر دوڑائے +

والٹر کرت راجپوتر ہتکارنی سبھا کی جنرل رپورٹ بابت ١٨٩٠ء شایع ہوگئی۔ کمیٹی موصوفہ نے بقول راجپوتانہ گزٹ گذشتہ چار برس کے عرصہ میں اپنی عمدہ کوششوں کا اچھا ثبوت دیا ہی +

مہاراجہ صاحب والی جیپور ٢٦ اپریل کو اپنے مندر کی پرتشٹھا کے لئے معہ بابو کانتی چندر وزیر اعظم بندرابن تشریف لے گئے۔ اس مندر کی پرتشٹھا کے لئے تین لاکھ کی منظوری ہوئی ہی +

آنیرک فرانکلن صاحب لکھتے ہیں کہ روپنگر۔ راجپوتانہ میں خدا کی عجیب و غریب برکت نظر آتی ہی۔ ماہ فروری سے اپریل تک قریب ١١ آدمیوں نے اصطباغ پایا۔ آخر سال تک امید ہی کہ بہت لوگ دین مسیحی کو اختیار کرینگے۔ نو مریدوں کی سرگرمی مسرت بخش ہی +

خبر ہو کہ میرٹھ کا مشہور ڈاکو گھسیٹا جو جیلخانہ سے بھاگ گیا تھا مظفر نگر میں گرفتار ہوگیا۔ دیکھئے اب وہ کس کس کو پھنساتا ہو کہ فلان فلان نے بھاگنے میں اسکو مدد دی +

سلہٹ میں سولوی بازار میں آگ لگی۔ سخت ہوا کے باعث فوراً پھیل گئی۔ ١٠ دوکانیں ایک شفاخانہ ڈاکخانہ سکول اور شہر کے رؤسا کے مکان جلکر خاکستر ہوگئے نقصان تخمیناً ٢ لاکھ ہوا ہی +

گوری پور کی رانی صاحبہ نے پانچہزار روپیہ اس لئے دیا ہی کہ منی پور میں جو یورپین اور دیسی لوگ قتل کئے گئے ہیں انکے پس ماندوں کی مدد کی جائے +

پچھلے سال ممالک شمالی مغربی میں بعلاقہ للت پور بہت ڈکیتی ہوئی تھی۔ وہاں کے ڈاکو بڑے بدتھے قتل کرنا آگ لگانا۔ عورتوں کی بعزتی کرنا وغیرہ انکا کام تھا۔ تمام ضلع سے ہتھیار چھینے گئے ہیں۔ انتظام زور سے ٹھیک کیا گیا ہی +

کانپور رنبھیری محال۔ برجھو دیال مہاجن نے بدمعاشوں کے خوف سے ١٥ روز کے لئے تنخواہ پولیس کی داخل کرکے اپنے مکان پر جان و مال کی حفاظت کے لئے ملٹری پولیس کا پہرہ مقرر کرایا +

کانپور گزٹ لکھتا ہو کہ آجکل اس شہر میں روزبروز بدمعاشوں کی ترقی ہوتی چلی جاتی ہی۔ پولیس کو آنکھیں کھولکر انتظام کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہہ شہر تجارتی ہی۔ بدمعاشوں کا وجود قایم رہنا یہاں کے لئے زیبا نہیں +

نواب صاحب رامپور نے براہ قدردانی جنرل اعظم الدین خان آنجہانی کی تنخواہ بارہ سو روپیہ ماہوار انکے پس ماندوں کو بطور پنشن عطا فرمائی +

مہذب لکھنؤ ناقل ہو کہ لکھنؤ کی میونسپلٹی گیہوں پر بھی چنگی کا محصول لگانا چاہتی ہی۔ واقعی خوب موقع پر تحریک کی گئی اور مہنگے ہو جائیں گے +

میمن سنگھ میں قانون رضامندی کے متعلق ابتک تین مقدمے پیش ہوئے ہیں۔ ایک مقدمہ میں بقول رفیع الاخبار ایک مدعی نے اپنے بہنوئی کے خلاف دعویٰ دایر کیا +

آفتاب پنجاب لکھتا ہو کہ اس نامراد ڈنڈی دل سے خدا کی پناہ جو ریلوے ٹرین ایسی چیز کو چلنے سے روک دے۔ چنانچہ ٩ مئی کو لاہور کی گاڑی تین گھنٹے لیٹ ہو کر امرتسر پہنچی +

پنجاب لکھتا ہو کہ گورداسپور کے موضع کوٹلا کا نمبردار بیساکھی پر بلا لیسنس شراب ناجایز بیچتا ہوا پکڑا گیا دو ہفتہ قید۔ پچاس روپیہ جرمانہ اور عہدہ نمبرداری سے موقوف کیا گیا ہی +

ڈیرہ اسمعیل خان میں آریہ سماجیوں نے ایک عیسائی کو آریہ بنا لیا۔ جسپر ہندؤں کا شور مچ گیا ہی اب ہندو آریہ لوگوں کو اپنے برتن تک چھونے نہیں دیتے ہیں + منہ

غیاث الدین نامی ایک شخص نے اپنے لڑکے کو خود قتل کرکے یہہ چاہتا تھا کہ اپنے ایک دشمن پر اُس کے خون کا الزام لگائے۔ اسکو پھانسی کا حکم ہوا۔ پرائی بدشگونی کے لئے اپنی ناک کاٹنا اسی کو کہتے ہیں +

بقول ست دھرم پرچارک آجکل جالندھر میں گمنام عرضیوں کا بڑا چرچا ہو رہا ہی۔ اور شہر میں بہت سے ایسے کینہ اشخاص ہوگئے ہیں جو اس طور سے بھلے مانسوں کو دکھ دینا چاہتے ہیں +

شہنشاہ جرمن سخت ناراض ہیں کہ ڈچز آف سپارٹا نے روسی چرچ اختیار کیا۔ ڈچز صاحبہ شہنشاہ موصوف کی ہمشیرہ ہیں اور ولیعہد یونان کی بیوی +

مخزن مسیحی ناقل ہو کہ چوانی کے برابر کسی چالاک نے ایک جعلی سکہ جو چوانی کے مشابہ ہو چلا دیا ہی اسواسطے چاہئے کہ چوانی کو دیکھ بھال کر لیا جاوے +

کلکتہ میں ویدک کالج قایم کرنے کے لئے وہاں کے لوگوں کی تمنا بقول مخزن مسیحی کم ہوتی جاتی ہی جس کام کے شروع میں اسقدر سرگرمی دکھلاتے اسکے انجام دینے میں عشر عشیر بھی ظاہر نہیں کرتے +

لائل خالصہ گزٹ رقمطراز ہو کہ کلکتہ میں گنیش گنج کا راجہ دلاور رضا خوب دھوم دھام سے عیسائی ہوا۔ معلوم نہیں دھوم دھام سے عیسائی ہونے کے کیا معنی ہیں +

پونا میں پارسی لڑکیوں کے کھانا پکانے کی نمایش میں ٢٠٨ لڑکیاں شامل تھیں جنکی عمر ١٠ اور ١٥ کے درمیان تھی۔ چھ عورتوں کی جیوری نے کھانا چکھا اور نمبر دیئے +

میسور کے مہاراجہ صاحب انگلستان کو جانیوالے ہیں۔ مخزن لکھتا ہو کہ غالباً اخبار ہندو کے ایڈیٹر بھی مہاراجہ ممدوح کے ہمراہ جائینگے ◆

راجپوتانہ گزٹ مخبر ہو کہ ۱۲ مئی سنہ حال کو مہاراجہ منگل سنگھ جی بہادر جی سی آیس آئی۔ والی الور مع خدم وحشم دار الریاست سے کوہ نینی تال کو موسم گرما بسر کرنے کے لئے تشریف لے گئے ◆

دہلی میں فتح محمد نام ایک شخص جعلی سکہ بنانے کے جرم میں گرفتار ہوا تھا جسکی نسبت صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع دہلی کے اجلاس سے سات برس کی قید کا حکم ہوا ◆

آگرہ میں بمقام گدھولی ایک مہاجن کے گھر میں ڈکیتی ہوئی۔ ڈاکوؤں کے ساتھ بندوقیں بھی تھیں مہاجن کے ۲ ملازم مارے گئے۔ ۵ ہزار کے قریب مال لٹ گیا۔ ڈاکو باوجود تعاقب پولیس کے ہاتھ نہ آئے ◆

دہلی کے ریلوے سٹیشن پر ایک مسافر عورت معہ ایک بچے کے گھبرا کر انجن کے قریب گر پڑی عورت کا ایک ہاتھ کٹ گیا اور بچہ مر گیا۔ عورت زیر علاج ہی ◆

مراد آباد میں چند بدمعاش قصابوں نے ایک گاڑی کے بیل کو (جو کہیں سے آکر ٹھہری ہوئی تھی) جنگل میں لیجا کر ذبح کر ڈالا۔ پولیس نے مجرم گرفتار کئے۔ اور تلاشی میں بیل کے سینگ اور کھال ملے مقدمہ زیر تجویز ہی ◆

ضلع علیگڈھ کے پریذیڈنگ الڈر پادری حسن خان صاحب نے گذشتہ تین مہینے کے عرصہ میں تین سو بارہ آدمیوں کو بپتسما دیا۔ بپتسما پانیوالوں میں کئی اُنکے رشتہ دار بھی ہیں ◆

لاہور اور کراچی کی آبادی بڑھتی جاتی ہی۔ دس برس گذرے لاہور کی آبادی ۱۰۹۰۰۰ تھی۔ اب ۱۵۹۰۰۰ کراچی کی آبادی ۱۷۰۰۰۔ اب ۱۰۴۰۰۰ ہو ◆

لنڈن سے میڈم بلوٹسکی کی وفات کی خبر آئی ہو یہہ میڈم صاحبہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کی ایک لیڈر تھی ◆

منقولات

کابل پر حملہ

اسکے متعلق اب تیز اور سرگرمی کی خبریں آ رہی ہیں شاید منی پور سیراں زئی اور کالی پہاڑی کی مہموں کے بعد گورنمنٹ خیال کرتی ہو کہ کابل پر بھی اسی حملہ آوری کی رفتار میں پورا قبضہ کر لے۔ کابل پر پورا قبضہ کرنا اگرچہ گورنمنٹ کے نزدیک کوئی چیز نہیں۔ مگر یہہ خوب سمجھ لیا جائے کہ اُن مذکورہ مہموں پر کابل کا قیاس نہیں ہو سکتا۔ کابل بھی ایک ایسا مقام ہو جس نے کئی مرتبہ گورنمنٹ کی پالسی بدلا دی۔ برٹش حکمت عملی کو ایک سے زیادہ موقعوں پر کابل پر فوجکشی کے ارادے نے زک دیدی ◆

اگرچہ یہہ ظاہر ہو کہ کابل کی خود سرانہ رفتار ہماری گورنمنٹ کی شان و شوکت پر ایک بہت بڑا دھبہ ہو۔ ہمیں اسکے سامنے اکثر دب جانا پڑا۔ ہم نے صرف اسی لئے کہ وہ ہمارا مطیع و فرماں بردار رہے۔ ہمیشہ روپیہ سے اور اسلحہ سے اُسکی اعانت کی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اپنا دوست بنانے کے خیال میں ہم نے اسمیں اتنی قوت اپنے ہی اوپر حملہ آور ہونے کے لئے پیدا کر دی جتنی قوت اسمیں کبھی نہ تھی۔ اب اُسکے سپاہی بھی سابق سے اچھے ہیں۔ اور اسکے پاس اسلحہ بھی ہماری فیاضی سے ایسے ہیں کہ ہم کو وہ کچھ دنوں تک افغانستان کے دروں میں استقلال سے روک سکتا ہو ◆

سچ یہہ ہو کہ برٹش گورنمنٹ نے جیسی زکیں اور غلطیاں کابل کے بارے میں اُٹھائیں کبھی نہ اُٹھائی ہونگی کسیطرح اس امر کا تصفیہ ہی نہ کیا جا سکا کہ آیا کابل پر قبضہ کیا جائے یا اسکو آزاد رکھ کے دوستانہ برتاؤ پیدا کیا جائے۔ ہمیشہ یہی ہوا کہ صلح کے زمانہ میں کابلیوں کی درشت مزاجیوں پر جھلا کی فوجکشی کر دی گئی۔ اور قبضہ کر چکنے کے بعد رعایا کو مطیع بنانے کی دشواریاں دیکھ کے پھر ارادہ کر لیا گیا کہ اُنہیں میں سے کوئی شخص اُنکے لئے فرمانروا منتخب کر دیا جائے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ گورنمنٹ کا کوئی خاص ارادہ کبھی استقلال کے ساتھ نہ قایم ہوا۔ اور ہر مرتبہ فوجکشی کے مصارف کا ایک جدید بار ہندوستان کے خزانہ پر ڈالا گیا۔ جواب غور کرنے سے معلوم ہوتا ہو کہ گویا گورنمنٹ کی ملون مزاجیوں پر قربان کر دیا گیا ◆

گورنمنٹ جو پالسی چاہے اختیار کرے مگر استقلال سے اور یکسوئی کے بعد یہہ نہیں کہ آج حملہ کیا جائے اور کل کابل ویسا ہی چھوڑا جائے جیسا کہ پہلے چھوڑ دیا گیا تھا اسکے ساتھ روسی تعلقات پر بھی بہت کچھ غور کر لینا چاہئے۔ اگر کابل کا الحاق کر لیا گیا تو گورنمنٹ کی حدود بلا واسطہ روس سے مل جائینگی۔ روسیوں کی پالسی کابلیوں کے ساتھ جنکو وہ اپنا دوست بنانا چاہتے تھے ایسی رہی کہ انکو ہمیشہ اُنہوں نے کسی نہ کسی فکر میں مبتلا رکھا۔ ہماری گورنمنٹ کو روس دوست بنانا نہیں چاہتا۔ وہ ہمارا پکا اور خاندانی دشمن ہو۔ اسکو ہم سے اور ہم کو اُس سے کسی قسم کی اُمید نہیں۔ وہ ہم کو کابلیوں سے زیادہ حیران کریگا۔ سرحد پر روز ایک بکھیڑا پیدا ہوگا۔ جسکی وجہ سے ہمارے حکمرانوں کو کبھی چین سے سونا نصیب ہوگا۔ بلکہ اگر ہم کابل کا الحاق کرکے خاص اپنا انتظام وہاں قایم کر دیں تو شاید روسیوں کو ہم پر حملہ آوری کرنے کے لئے کوئی حالت منتظرہ نہ باقی رہیگی۔ ان تمام بناؤں پر کابل کا ملا لینا مصلحت اور پالسی کے خلاف معلوم ہوتا ہو۔ اور یوں گورنمنٹ کو اختیار ہو جو مناسب سمجھے وہ کرے۔ مگر ہم کو ڈر ہو کہ کہیں اس دفعہ بھی کابل کسپڈیشن کا نتیجہ بدنامی اور رسوائی نہ ہو ◆

غزل

عیسیٰ سے بڑھ کے پایا نہ معجز نما کہیں
مردہ کو زندہ کوئی نہیں کرسکا کہیں

ہر ایک معجزہ پہ تصدق ہزار جان
پایا نہ ہم نے اُس سا کوئی دوسرا کہیں

دی جان پاک اُس نے ہمارے لئے جو ہائے
یہہ کام آجتک نہ کسی سے ہوا کہیں

جب سے وہ چھوڑ گلشن ہستی کو چل دیا
بلبل کہیں ہے گل کہیں باد صبا کہیں

خاک قدم بھی اسکی کسی کو اگر ملے۔
بہتر نہ ہوگی اس سے کبھی کیمیا کہیں

مقبول وہ خدا کا ازل سے ہی جب ہوا
اُس سے جدا نہ ہوگا ابدتک خدا کہیں

اے شوق تو نہ چھوڑنا دامن مسیح کا
ایسا نہیں ہوا ہو کبھی رہنما کہیں

دیگر

زمیں میں گئے نوجواں کیسے کیسے
گرے اُن پہ ٹوٹ آسماں کیسے کیسے

گلستاں میں سنتے ہی عیسیٰ کی آمد
لگے پھولنے باغباں کیسے کیسے

عیاں ہو گیے جسکو نور مسیحا
کھلے اُس پہ راز نہاں کیسے کیسے

کلام الہٰی مسیحا سے سُن کر
ہوئے بند سحر البیاں کیسے کیسے

کیا دم میں مُردوں کو بھی زندہ اُسنے
یہہ تھے معجزے بیگماں کیسے کیسے۔

دیا درس بے علم لوگوں کو جس دم
زباں داں ہوئے بے زباں کیسے کیسے

مسیحا نے امت کی بخشش کی خاطر۔
سہے صدمۂ جسم و جاں کیسے کیسے

کسی کی خبر آئی اب تک نہ واں سے
گئے یہاں سے تھے کارواں کیسے کیسے

خدا جانے کیا شوق کے دل کو غم ہو
وہ کرتا ہو شور و فغاں کیسے کیسے

لودیانہ

افسوس کی بات ہو کہ دیگر بدقسمت اضلاع پنجاب کیطرح ۔جنہیں ٹڈی دل کی عالم آشوب یورش و تاراجی کی خبریں سنکر وہ ہی سے الحفیظ والامان پکارتے تھے۔اب اُنکی لین ڈوری لودیانہ اور اسکے دیہات میں پہنچ گئی ہے۔مشن کے چوکیدار نے اپنے ساتھ لیجاکر مشن احاطہ کے باغیچوں اور قریب کے میدان میں ان حشرات الارض کا مش خیمہ ہمیں دکھلایا۔جنکی کثرت اور حرکت کو دیکھکر خالق کی قدرت کاملہ یاد آگئی۔۔پنجاب میں انہیں مکڑی کہتے اور راجپوتانہ میں رینگن کہلاتی ہیں۔انکی لین ڈوری اور حراول لشکریوں کو دیکھ کر یہہ خیال گذرتا ہو کہ اگر یہہ بلائے عظیم اِس طرف حملہ آور ہو گئی تو اگرچہ فصل کٹ چکی ہے مگر سبزہ و ترکسی درخت و نباتات کی پتی تک کو بہت ہی جلد چاٹ کر صاف کر دیگی۔اور ساگ پات وغیرہ کا نام و نشان مٹا ڈالیگی۔۔خدا کے سارے کام حکمت کے ساتھ ہیں۔ اگرچہ انسانی نظر میں زمانہ کی اکثر علامتیں پرخوف و خطر معلوم ہوتی ہیں۔اور ہم یعقوب کیطرح کہہ گذرتے ہیں کہ "یہہ سب باتیں میرے مخالف ہیں" تو بھی ہمیں عیلی کے ہمزبان ہو کر یہہ کہنا واجب ہو کہ "وہ خداوند ہو جو بھلا جانے سو کرے" +

گرمی روز بروز شباب پر آتی جاتی ہو۔اگرچہ لُو تو ابتک چلنی شروع نہیں ہوئی تاہم دس گیارہ بجے سے چار بجے تک بشدت دھوپ پڑتی اور ہوا گرم ہو جاتی ہو۔ سُنا گیا کہ شہر میں کسیقدر بخار اور دست وغیرہ امراض کی شکایت ہو۔ہمیں یقین ہو کہ ہماری میونسپل کمیٹی ایسے موسم پر صفائی وغیرہ پر زیادہ متوجہہ ہوگی۔اور نہ صرف بازاروں اور شاہروں کے لئے مگر شہر کے تمام گلی کوچوں کی دیکھ بھال کے لئے بھی عملہ صفائی کو تاکید فرمائیگی۔اگرچہ داروغہ چھوٹان صاحب جو ایک محنتی اور ہوشیار شخص ہیں۔موجودہ حالت میں بھی حفظ صحت کے لئے بہت کوشاں رہتے ہیں۔مگر ایسے موسم پر انہیں زیادہ بہشتی اور خاکروب وغیرہ دینے چاہئیں +

اس ہفتہ کی رپورٹ دفتر ہذا میں یہہ پہنچی کہ پیدایش ۲۷۔اموات ۱۲ +

مسیحی احباب کی خدمت میں

گذارش ہو کہ بوجہ ضروری معاملات خانگی۔بندہ ایک ہفتہ کے لئے تاریخ امروزہ سے متھرا کو جاتا ہو۔لہذا اگر پرائیویٹ خط وکتابت ضروری کے جواب لکھنے میں توقف ہو تو معاف فرمائیں۔۔نور افشاں کے متعلق خط و کتابت بدستور بنام صاحب ایڈیٹر رکھتے رہیں + حسن علی سفیر

شہیدان میدان مشن راجپوتانہ

ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ اس خبر غم اثر کو سُنا کہ راجپوتانہ کے مسیحی کارگذاروں میں سے چار لایق اور پرانے خادم اسی مہینہ میں اس مزرعہ مشن سے رحلت کر کے ابدی آرام میں داخل ہوئے مفصل نام و تاریخ وفات کسیوقت لکھینگے +

ایڈیٹر

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا